طلاق
کا بیان

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله أما بعد.

طلاق کا بیان

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ یہ موضوع "طلاق کا بیان" کتاب "فرقہ واریت کی اصل وجہ "کا ایک حصہ ہے فرقہ واریت کی اصل وجوہات اور ان کا حل قرآن اور صحیح احدیث مبارکہ سے معلوم کرنے کے لیے ایک مرتبہ ضرور اس کتاب کو پڑھے ان شاء اللہ قرآن و صحیح حدیث سے اصل مثلا معلوم ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ»

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : « اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ '' طلاق '' ہے » ۔

مستدرک الحاکم 2794,سنن ابی داؤد 2178,2177, سنن ابن ماجہ 2018، مشکوٰۃ المصابیح 3280....۔

جو چیز اللہ ﷻ ناپسند کرے اور وہ حلال بھی ہو تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بہت ہی زیادہ مسلئہ ہو اور اُس کا کوئی حل نہ نکلتا ہو تو اُس وقت "طلاق" لی جائے نہ کہ شروعات ہی طلاق سے ہو، اللہ ﷻ ہم سب کو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنائے امین۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

ترجمہ: اے نبی ﷺ) جب تم لوگ طلاق دو اپنی عورتوں کو تو طلاق دو اُن کو ان کی عدت کے لیے اور شمار رکھو ان کی عدت کا، اور اللہ ﷻ سے ڈرو جو رب ہے تمہارا، مت نکلو تم ان کو ان کے گھروں سے اور نہ ہی وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور یہ اللہ ﷻ کی حدیں ہے، اور جو آگے بڑھے اللہ ﷻ کی حدوں سے تو یقیناً اس نے اپنے جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اللہ ﷻ اس کے بعد کوئی امرا جاری کردے۔

القرآن – سورة الطلاق آیت – 1.

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب طلاق دی جائے تو عدت کا خیال رکھتے ہوئے طلاق دی جائے یعنی عدت کے آغاز میں حالت طہر میں بغیر مجامعت کے طلاق دی جائے۔

حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ۔ تو انھوں نے کہا: تم عبداللہ ابنِ عمرؓ کو جانتے ہو؟ اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، میں نے یہ بات حضرت عمر بن خطابؓ کو بتائی تو اس پر حضرت عمر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اِس کے بارے میں سوال کیا تو «آپ ﷺ نے غصہ کیا اور فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے،

پھر اسے رہنے دے حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائے، پھر اسے دوسرا حیض آجائے، پھر وہ پاک ہوجائے، پھر اگر وہ چاہے تو اس کے بعد اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو حالت طہر میں مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے یا حالت حمل میں طلاق دے، اور آپ ﷺ نے (سورۃ الطلاق کی) اس آیت کی تفسیر کو یوں بیان کیا: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ: ''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں ان کی عدت کے شروع وقت میں طلاق دو۔''» حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ سے جب پوچھا گیا کہ کیا (اس طلاق کو جو آپ نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو دی تھی) آنحضرت ﷺ نے اسے طلاق شمار کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! اگر کوئی (آدمی) خود ہی (صحیح طریقے پر طلاق دینے سے) عاجز آگیا ہو اور (حالت حیض میں طلاق دے کر) حماقت سے کام لیا ہو (تو کیا طلاق نہ ہوگی!) اور جب حضرت ابن عمرؓ سے جب اس آدمی کے بارے میں پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دیتا ہے تو وہ کہتے: اگر تم نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو رجوع کر سکتے ہو کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ اس سے رجوع کریں، پھر اسے مہلت دیں حتیٰ کہ اسے دوسرا حیض آئے، (فرمایا:) پھر اسے مہلت دیں حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے،

پھر اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں ۔ اور اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو تم نے اپنے رب کے حکم میں جو اس نے تمہاری بیوی کی طلاق کے حوالے سے تمہیں دیا ہے ، اس کی نافرمانی کی ہے اور (اب) وہ تم سے (مستقل طور پر) جدا ہو گئی ہے ۔

صحیح بُخاری 5252,5258,5332,5332,صحیح مسلم 3652 تا 3670, ترمذی 1175,1176,سنن ابی داؤد 2180 تا 2185,سنن نسائی 3419,3421,3426,3427,3428,3429,3585,3586,3587,3588,3589,سنن الکبری بیہقی 14908,14909,14910,14912,14913,سنن دارمی فی کتاب الطلاق ......۔

اس حدیث سے معلوم ہوا ۱۔ کہ حیض کے وقت طلاق دینا حرام ہے اور اس کو طلاقِ بدعت بھی کہتے ہیں ۲۔ اگرچہ یہ طلاق حرام ہے طلاقِ بدعت ہے لیکن اِس کو طلاق شمار کیا جائے گا ۳۔ اگر کوئی شخص حیض کی حالت میں ایک یہ دو طلاق دے بیٹھے تو وہ رجوع کرسکتا ہے لیکن اگر تین طلاقیں دے بیٹھے تو اُس نے اللہ ﷻ کی نافرمانی کی اور پھر وہ رجوع نہیں کرسکتا اُس کی بیوی اُس سے اب مستقل طور پر جدا ہوگی ۴۔ حیض کی حالت میں طلاق دینے والا رجوع کے بعد اپنی بیوی کو مہلت دے کہ وہ پاک ہوجائے پھر اسے دوسرا حیض اے پھر پاک ہو تو پھر اگر چاہے تو اس سے رجوع کریں اور چائے تو حالت طہر میں مجامعت کرنے کے بغیر اسے طلاق دے یا حالت حمل میں طلاق دے ۵۔ اور یہ کہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ حالت طہر میں یعنی حیض کی عدت کے شروع میں طلاق دی جائے یا حالت حمل میں طلاق دے ، اور طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی حالت طہر میں ایک طلاق دے اور تین حیض گزرنے دے یہاں تک کہ وہ بائنہ ہوجائے اور طلاقیں دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر کچھ عرصے بعد دماغ ٹھکانے میں آجائے تو نئے نکاح سے نئی شروعات کی جاسکتی ہے ، یہی بات قرآن اور سنت سے معلوم ہوتی ہے ،

اللہ ﷻ نے قرآن میں فرمایا : وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ع ۞

ترجمہ : اور طلاق والیاں روکیں اپنے آپ کو تین حیض تک ، اور نہیں جائز ہے انکے لیے کہ چھپائیں جو خلق کیا اللہ نے انکے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہے اللہ ﷻ پر اور آخرت کے دن پر ، اور انکے شوہر زیادہ حق دار ہیں کہ لوٹا لیں انہیں اِس (عدت) میں اگر وہ (واقعی) اصلاح چاہتے ہوں ، اور ان عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی حقوق ہے جیسے ان کے اوپر معروف طریقے سے ، البتہ مردوں کو اُن پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ ﷻ زبردست ہے حکمت والا ہے ۔

القرآن – سورۃ البقرۃ آیت نمبر 228۔

حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ نے فرمایا :

مَنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ الَّذِيْ هُوَ الطَّلَاقُ فَلْيُطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ ۔

ترجمہ : جو شخص صحیح معنی میں طلاق دینا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ صرف ایک طلاق دے کر عورت کو چھوڑ دے اور تین حیض گزرنے دے ۔

مصنف ابنِ ابی شیبہ ، کتاب الطلاق ، باب ما یستحب من طلاق السنۃ و کیف ھو ؟ حدیث نمبر : 18034۔ صحیح

اور سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ سے جو ہر طہر میں طلاق دینے والی روایت ہے وہ ضعیف ہے دیکھئے أنوار الصحيفة ص-348, سنن نسائی 3423 ۔

اب سورۃ طلاق کی دوسری آیت میں اس کا ذکر ہے کہ گواہ کی موجودگی میں طلاق دی جائے ۔

فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّاَشۡهِدُوۡا ذَوَىۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰ لِكُمۡ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۙ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۞

ترجمہ : پھر جب وہ پہنچے اپنی (عدت کی) مدت پوری ہونے پر، تو روکو اُن کو بھلائی کے ساتھ یا تو پھر الگ کردو اُن کو بھلائی کے ساتھ، اور گواہ بنا لیا کرو تم میں سے (ایسے معاملوں میں) دو صاحب عدل گواہ کو اور گواہی اللہ ﷻ کے لیے قائم کرو، یہ نصیحت اُن سے کی جاتی ہے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر، اور جو اللہ ﷻ سے ڈرتا ہے وہ کردے گا اُس کے لیے راہ نجات ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت -2.

فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اللہ ﷻ نے ٹھیک اس ہی طرح قرآن مجید میں اور ایک جگہ فرمایا ہے : وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰ لِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوۡٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَآ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ع ۞

ترجمہ : اور جب تم طلاق دو عورتوں کو پھر جب وہ پہنچے اپنی (عدت کی) مدت پوری ہونے پر، تو روکو اُن کو بھلائی کے ساتھ یا تو پھر الگ کردو اُن کو بھلائی کے ساتھ، اور نہیں روکو اُن کو تکلیف دینے کے لئے تاکہ تم زیادتی کرو، اور جو ایسا کام کرے تو وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا، اور مت بناؤ اللہ ﷻ کی آیت کو مذاق اور یاد کرو اللہ ﷻ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور جو اُس نے نازل کیا تم پر کتاب اور حکمت وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں اس کے ساتھ اور ڈرو اللہ ﷻ سے اور جان لو کہ اللہ ﷻ ہر شئے جاننے والا ہے ۔

القرآن – سورۃ البقرۃ آیت – 231.

اور سورۃ البقرہ میں اس آیت سے پہلے کی آیت میں اللہ ﷻ نے فرمایا : اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌ ۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ ۢ بِاِحۡسَانٍ ‌ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـئًا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ‌ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ‌ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۞

ترجمہ : یہ طلاق دو مرتبہ ہے پھر روک لینا ہے معروف طریقے سے یا تو چھوڑ دینا ہے حسنِ سلوک سے اور حلال نہیں ہے تمہارے لیے کہ تم لے لو اس سے جو کچھ تم نے ان کو دیا (یعنی حق مہر) الاکہ وہ ڈرے کہ نہ قائم رکھ سکے گے اللہ ﷻ کی حدوں کو تو اگر تم ڈرو کہ نہیں قائم رکھو گے اللہ ﷻ کی حدوں کو تو نہیں ہے کوئی گناہ اُن پر اِس میں جو وہ (عورت) دے دے فدیہ اِس کے ساتھ، یہ اللہ ﷻ کی حدیں ہے تو تم ان حدود سے آگے نہ بڑھنا، اور جو کوئی اللہ ﷻ کی حدوں سے آگے بڑا تو یہی وہ لوگ ہے جو ظالم ہے ۔

القرآن – سورۃ البقرۃ آیت 229.

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ‌ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ اِنۡ ظَنَّآ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞

ترجمہ : پھر اگر وہ (مرد) اس (عورت) کو (تیسری) طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے تب تک حلال نہیں ہوگی یہاں تک کے وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کر لے، پھر اگر وہ بھی اس کو طلاق دے دے تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ لوٹ آئے بشرطیکہ وہ خیال رکھتے ہوں کہ وہ قائم رکھیں گے اللہ ﷻ کی حدوں کو، اور یہ اللہ ﷻ کی حدیں ہے اللہ ﷻ انھیں واضح کرتا ہے جاننے والوں کے لیے ۔

القرآن – سورۃ البقرۃ آیت 230.

یعنی دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کی گنجائش ہے لیکن اگر اس کے بعد آدمی طلاق دے تو پھر وہ طلاق رجوع والی طلاق نہیں ہوگی اور اس طلاقِ ثلاثہ کے بعد وہ عورت اِس پر ہمیشہ کہ لیے حرام رہے گی یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح کرنے کے بعد مُطَلَّقَہ یہ بیوہ نہیں ہو جاتی ۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے کوئی آدمی نکاح کرے ، پھر وہ اسے طلاق دے دے ، اس کے بعد وہ کسی اور آدمی سے نکاح کر لے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے تو کیا وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال (ہو جاتی) ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: '' نہیں ، حتیٰ کہ وہ (دوسرا خاوند) اس کی لذت چکھ لے ۔ ''

صحیح مسلم 3529,3521,3527,(صحیح بُخاری 2639,5260,5317,5792,5825,6084,....)۔

اِس چیز کو حلالہ بھی کہتے ہیں لیکن اگر یہ کوئی پہلے سے منصوبہ بنا کر کریں جیسے آج کل کُچھ مولویوں نے اس کو اپنا کاروبار بنا لیا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے تو وہ اُس کو واپس اپنے نکاح میں لانے کے لیے اِن مولویوں کے پاس جاکر مسئلہ پوچھنے جاتے ہیں تو یہ اُس کو حلال کرواتے ہے یعنی ایک رات کے لیے وہ مولوی خود اُس عورت سے نکاح کرتا ہی پھر اس کو طلاق دے دیتا ہے اور اسے پہلے خاوند کی طرف لوٹا دیتا ہے اور اس کو وہ لوگ حلالہ کہتے ہیں ایسے طے شدہ حلالہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ»

ترجمہ : « اللہ ﷻ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے اور جِس کے لیے حلالہ کیا جائے »

مستدرک الحاکم 2805,2804, ابنِ ماجہ 1936,(ترمذی 1119,1120,سنن نسائی 3445,5107, ابنِ ماجہ 1935,1934,مسند احمد 844,4283,721,8270,4284, مشکوٰۃ المصابیح 3296...)۔

اور «فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ» یعنی ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند سے علاحدہ ہونے کے لیے کچھ فدیہ یعنی جو اُس کو مہر میں ملا ہو اُس میں سے دے کر شوہر سے الگ ہو جائے، اس کو خلع کہتے ہے، جب ثابت بن قیسؓ کی بیوی ربیع بنت معوذؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے ان کے اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، آنحضرت ﷺ نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور آنحضرت ﷺ کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا، ربیع بنت معوذؓ نے فرمایا: انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے میں خلع لیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک حیض عدت گزاریں۔

صحیح بخاری 5273 تا 5276, ترمذی 1185,ابو داؤد 2229,2230,سنن نسائی 3528, ابنِ ماجہ 2058, مستدرک الحاکم 2825,2825...۔

اور سورۃ الطلاق کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ دو صاحبِ عدل گواہ بنا لیا جائے اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ یہ دو گواہوں کے بات کرنے سے مسئلہ حل ہوجائے اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے، اور گواہوں کی غیر موجودگی میں طلاق دینا خلافِ سنت ہے، حضرت عمران بن حصینؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور پھر اس سے مباشرت کرتا ہے مگر طلاق دینے یا اس سے رجوع کرنے پر گواہ نہیں بناتا۔

(اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا: تو نے خلاف سنت طلاق دی اور خلاف سنت ہی رجوع کیا۔ بیوی کو طلاق دیتے وقت گواہ بناؤ اور رجوع کے وقت بھی۔ اور پھر ایسے نہ کرنا۔

ابو داؤد 2186, ابن ماجہ 2052۔

گواہوں کی غیر موجودگی میں طلاق دینا یا رجوع کرنا اگرچہ خلافِ سنت ہے لیکن طلاق اور رجوع واقع ہوگی شیعہ بھائیوں کا یہ موقف صحیح نہیں کہ بغیر گواہوں کے طلاق واقع نہیں ہوتی ۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۞

ترجمہ : اور اسے رزق دے گا وہاں سے جہاں وہ گمان بھی نہ کرتا ہو ، اور جو توکل کرے گا اللہ ﷻ پر تو وہ کافی ہے اس کے لیے ، بیشک اللہ ﷻ پہنچاتا ہے اپنا امر ، یقیناً اللہ ﷻ نے ہر شئے کا ایک خاص اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۔

القرآن – سورة الطلاق آیت – 3.

وَالّٰٓـىِٔۡ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـىِٔۡ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۞

ترجمہ : اور جو مایوس ہوجائے حیض سے تمہاری عورتوں میں سے اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے ، اور ان کی بھی جنہیں اب تک حیض نہ آیا ہو ، اور حمل والی عورت کی عدت یہ ہے کی اُن کا وضع حمل ہوجائے ، اور جو کوئی ڈرے اللہ سے تو وہ کرتا ہے اُس کے لیے اُس کے کام میں آسانی ۔

القرآن – سورة الطلاق آیت –4

یعنی عورت اگر حیض سے مایوس ہوجائے تو اُس کی عدت تین مہینے ہیں اور اُن عورتوں کی بھی عدت تین مہینے ہیں جنہیں اب تک حیض نہ آیا ہو اور اس آیت وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ میں بیوہ عورتیں بھی شامل ہے عام طور پر بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دیں ہے لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو ان کی عدت اِن کے حمل کا پیدا ہونا ہے صحیح بخاری 4909,4910......۔

ذٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۞

ترجمہ : یہ حکم ہے اللہ ﷻ کا جو اُس نے نازل کیا تمہاری طرف ، اور جو کوئی ڈرے اللہ ﷻ سے تو وہ دور کر دے گا اُس سے اُس کی برائیوں کو اور اُس کو بڑا اجر دے گا ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت –5.

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۚ ۞

ترجمہ : رہائش دو اِن کو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور نہ تم تکلیف پہنچاؤ ان کو تاکہ تم تنگی کرو اِن پر ، اور اگر ہوں وہ حاملہ تو خرچ کرو اُن پر حتا کہ وضع حمل نہ ہو جائے ، پھر اگر وہ دودھ پیلائیں تمہارے لیے تو اُن کو اجر دے دو ان کا ، اور مشورہ کرو آپس میں معروف طریقے سے اور اگر تم اختلاف کرو تو جلد دودھ پلائے گی اِس (بچے) کو کوئی دوسری ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت –6

یعنی زمانے عدت میں عورت کو مرد ہی رہائش دے گا جہاں وہ خود رہتا ہو اِس سے میاں بیوی میں رجوع کی گنجائش پیدا ہوگی اور وہ واپس ایک ہو جائے گے یہ ہے ان رہ نجات میں سے ایک آسانی اُن کے لیے جو اللہ سے ڈر کر ہر فیصلہ لیتے ہیں اور قرآن اور سنت کے مطابق اپنے معاملات لے کر چلتے ہیں ، اور عورت کی رہائش اور اُس پر خرچ کا زمہ مرد پر ایک یا دو طلاق تک ہے اگر تین طلاقیں ہوگئی ہو تو مرد پر رہائش اور خرچ کا زمہ نہیں ہے مشکوٰۃ المصابیح 3324... لیکن اگر عورت حمل سے ہو تو اُس کا خرچ مرد پر وضع حمل تک ہوگا ۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۞

ترجمہ :تاکہ خرچ کرے صاحبِ وسعت اپنی وسعت میں سے اور جِس کے لئے تنگ کردیا گیا ہے اُس کا رزق تو وہ خرچ کرے اُس میں سے جو اُس کو دیا ہے اللہ ﷻ نے ، نہیں تکلیف دیتا اللہ ﷻ کسی جان کو مگر جو اُس نے اسے دے رکھا ہے ، عنقریب کردے گا اللہ ﷻ تنگی کے بعد آسانی ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت –7.

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ع ۞

ترجمہ : اور کتنی ہی ان میں سے بستیاں ایسی ہیں جنھوں نے سرکشی کی اپنے رب کے امر اور اس کے رسولوں کے ساتھ تو محاسبہ کیا ہم نے ان کا بہت ہی سخت محاسبہ اور عذاب دیا ہم نے ان کو بہت ہی ہولناک عذاب ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت – 8.

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝

ترجمہ : سو چکھ لیا وبال اپنے کام کا انھوں نے اور ہے انجام اُن کے کام کا خسارہ ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت – 9.

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝

ترجمہ : تیار کیا ہے اللہ ﷻ نے ان کے لیے سخت عذاب ، سو تم اللہ ﷻ سے ڈرو اے عقل والوں ، اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو ، بیشک نازل کیا اللہ ﷻ نے تمہاری طرف ذکر ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت – 10.

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

ترجمہ : (اور) ایک ایسے رسول ﷺ جو پڑھ کر سناتے ہیں تم کو اللہ ﷻ کی آیت صاف صاف تاکہ نکالے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اللہ ﷻ پر اور نیک عمل کیے اندھیروں سے نور کی طرف ، اور جو کوئی ایمان لائے اللہ ﷻ پر اور نیک عمل کرے وہ اُسے داخل کرے گا ایسے باغ میں جِس کے نیچے بحتی ہوگی نہریں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گے ، بیشک اللہ ﷻ نے اس کے لیے بہت ہی اچھا رزق رکھا ہے ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت – 11.

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ع ۝

ترجمہ : اللہ ﷻ وہ ہے جس نے خلق کیا سات آسمانوں کو اور زمین کو بھی اسی کے مثل ، نازل ہوتا ہے امر اِن کے درمیان تاکہ تم جان لو کہ بیشک اللہ ﷻ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے اور بیشک اللہ ﷻ نے احاطہ کر رکھا ہے ہر شئے کا اپنے علم سے ۔

القرآن – سورۃ الطلاق آیت – 12.

یہ تھی چھوٹی سورۃ النساء یعنی سورۃ الطلاق اور اِس میں ہمیں طلاق کے احکام و مسائل معلوم ہوئے جس پر تقریباً سارے مسلمان ایک ہے لیکن کُچھ ایسے مسائل ہیں جس میں بہت اختلاف ہیں جیسے کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک شمار ہوگی یا تین ؟

کیا جبری طلاق واقع ہوگی یہ نہیں ؟.........۔

اکٹھی تین طلاق کا بیان ۔

جو لوگ تین طلاقوں کو ایک شمار کرتے ہے اُن کی دلیل : ابن عباسؓ سے پوچھا گیا : کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ کے عہد میں ، اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے (ابتدائی) تین سالوں تک تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا ؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا : ہاں ۔

صحیح مسلم 3674,3675,3673.

اس روایت سے ظاہری طور پر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے تین طلاقوں کو تین شمار کیا ہے لیکن ایک دوسری روایت بھی ایسی ہیں جِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہی نکاحِ متعہ سے روکا تھا اور اس سے پہلے یہ جائز تھا: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے پھر حضرت عمرؓ نے اس سے منع کردیا۔

صحیح مسلم 3025,3415,3416,3417,مسند احمد....

اگر ہم اس روایت کو پکڑ کر باقی روایتوں سے اپنی اکھیں بند کر لے تو اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہی نکاحِ متعہ سے منع کیا تھا ان سے پہلے کیسی نے منع نہیں کیا تھا لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ اور دوسری بھی احادیثِ مبارکہ ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو قیامت تک کے لیے حرام کہا ہے ٹھیک اِس ہی طرح ہمیں اور بھی روایتوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ لینا چاہیے۔

ان کی ایک اور دلیل : حدثنا سعد بن إبراهيم حدثنا أبي عن محمد بن إسحق حدثني داود بن الحُصَين عن عِكْرِمة مولى ابن عباس عن ابن عباس قال : طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((كَيْفَ طَلَّقْتَهَا ؟)) قَالَ: طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، قَالَ فَقَالَ: ((فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ۔)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ۔)) قَالَ: فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرٰى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ ۔

ترجمہ : سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنو مطلب والے سیدنا رکانہ بن یزیدؓ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں اور پھر بہت سخت غمگین ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے کس طرح طلاق دی ہے ؟ انھوں نے کہا: میں نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک ہی مجلس میں۔ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہ تو ایک ہی ہے، اگر رجوع کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ پس انھوں نے رجوع کر لیا، سیدنا ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ طلاق ہر طہر میں دی جائے۔

مسند احمد 2387, مسند ابی یعلی ج -2 ص- 2495 (2500), ابو داؤد 2196,السنن الکبریٰ بیہقی ج-9 ص-462,463 حدیث نمبر 14986,14987, ...۔

یہ حدیث ضعیف ہے اس میں داود بن الحُصَين نے عِكْرمة سے روایت کی ہے اور یہ محدثین کا اصول ہے کہ اگر داود بن الحُصَين روایت کرے عِكْرمة سے تو وہ روایت ضعیف ہوگی سیر اعلام النبلاء ج-6 ص-106 ، الثقات ج-6 ص-284 ترجمہ 7748, تهذيب الكمال في اسماء الرجال ج-8,ص-180, تہذیب التہذیب ج-5 ص-105,میزان الاعتدال ج-2 ص-5,....۔

اور دوسری بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث عقل میں ہی نہیں بیٹھتی کیونکہ نبی کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی کہ کسی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دے دی تھی تو اس پر آپ ﷺ غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا : «أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ» ''کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے ؟'' حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا : " يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ" اے اللہ کے رسول ! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں ؟ ۔

سنن نسائی 3430.

جب اکٹھی تین طلاق ایک تھی تو پیغمبرِ اسلام ﷺ کا غُصہ کیس بات پر تھا، یہ غور کرنے کی بات ہے بھائیوں ۔

اے اللہ ﷻ ہم کو سیدھے راستے پر قائم رکھ، اُن کے راستے پر جن پر تیرا انعام ہوا اُن کے نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی اُن کے جو گمراہ ہوئے امین ۔

اس حدیث کے مقابل ایک صحیح حدیث ہے جس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ تین طلاقوں کو ایک شمار کب اور کیوں کرتے تھے : حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ نے اپنی بیوی کو " طلاق بتہ " یعنی تین طلاقیں دے دی تھی اس کے بعد وہ نبی کریم ﷺ کی خدمات میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: «ما اردت بهذا ؟» تمہارا اِس سے کیا ارادہ تھا ؟

(اور ایک روایت کے مطابق حضرت رکانہؓ نے خود کہا کہ «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً» قسم اللہ کی ! میں نے اس سے ایک ہی کا ارادہ کیا تھا ۔) آپ ﷺ نے پوچھا : «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً ؟»

" اللہ کی قسم سے کہتے ہو ! تم نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا ؟ " تو حضرت رکانہؓ نے کہا : "وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً " اللہ کی قسم ! میں نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا " نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ» " یہ وہی ہے جو تم نے ارادہ کیا ۔"

ابو داؤد 2208,2206, مشکوۃ المصابیح 3283, مستدرک الحاکم 2808,2807,صحیح ابن حبان 4274, سنن دارقطنی 3978 تا 3983,مسند ابی یعلی 1535,1534،..........۔

یہ حدیث امام شافعی ، امام ابو داؤد ، امام ابن حبان ، امام حاکم ،امام القاضی عیاض .... کے نزدیک صحیح ہے ۔ اور حافظ شعیب الأرناؤوط نے اور حافظ زبیر علی زئی ....۔ نے اس کو حسن کہا ہیں ۔

اس حدیث سے یہ صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے مبارکہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیسے اور کیوں کیا جاتا تھا اس میں طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار کیا جاتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک اور اگر تین کی نیت کی تھی تو تین ہوگی اور اس میں نبی کریم ﷺ کا سوال کرنا اور قسم اٹھوانے سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ تین طلاقیں ایک وقت پر واقع ہو جاتی ہے ۔

اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں لوگ اس طرح زیادہ کرنے لگے تو حضرت عمرؓ نے اُن کے ظاہر عمل پر تین طلاق کو تین شمار کیا نہ کہ حضرت عمرؓ نے پیغمبرِ ﷺ کے بعد شریعت میں کوئی تبدیلی کی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک وقت میں دی گی تین طلاق ایک ہی شمار ہوگی اگرچہ نیت تین کی ہی ہو ، اور حضور ﷺ کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کو تین طلاق شمار کیا تھا ۔ تو یہ لوگ اپنی بات پر خود غور کرے کیونکہ یہ لوگ حضرت عمرؓ پر اور تمام صحابہؓ پر بہت بڑا الزام لگا رہے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے جانے کے بعد اللہ ﷻ کی شریعت میں تبدیلی کر دی اور اس کام میں کسی صحابی نے آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ خود اس غلط چیز میں ان کا ساتھ دیا نَعُوْذُبِاللہ ، اللہ ﷻ اِن کو عقل دے یہ کیسی بات ہے کہ بعد کے لوگ اس کو اتنا برا سمجھے اور جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی وہ اس پر کوئی اعتراض بھی نہ کرے یہ بات غور کرنے کی ہے ۔

اللہ ﷻ ہم سب کو قرآن اور سنت پر قائم رکھیں آمین ۔

تین طلاق پر صحابہؓ کا موقف۔

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلاً، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ لِثَلاَثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا .

ترجمہ : ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سؤ(100) طلاقیں دیں ہے تو آپ کا اِس میں کیا خیال ہے ابن عباسؓ نے فرمایا : وہ تُجھ سے پہلی تین طلاق میں ہی بائن ہو گئی اور ستانوی (97) طلاقوں سے تو نے اللہ ﷻ کی آیات کا مذاق بنایا ہے ۔

موطأ امام مالک،کتاب الطلاق 1120,(1170یا 1153) , ...۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلاً، جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِيَ تَطْلِيقَاتٍ . فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَمَاذَا قِيلَ لَكَ قَالَ قِيلَ لِي إِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنِّي . فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ صَدَقُوا مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ لَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ لَبْسًا جَعَلْنَا لَبْسَهُ مُلْصَقًا بِهِ لاَ تَلْبِسُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلَهُ عَنْكُمْ هُوَ كَمَا يَقُولُونَ .

ترجمہ : ایک شخص عبداللہ ابن مسعودؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کی میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ابن مسعودؓ نے فرمایا: تو تُجھ سے سب نے کیا کہا ۔ اُس نے کہا : مجھ سے کہا گیا کی وہ مجھ سے بائن ہو گئی ۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: سچ ہے جو طلاق دے جیسے اللہ نے حکم کیا تو ٹھیک صاف صاف بیان کردیا ہے اللہ ﷻ نے اُس کے لیے اور جو کوئی اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالے تو اُس کی مصیبت اُس کے سر ہوگی، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالو اور نہ ہمیں اس میں کھینچوں، اُن لوگوں نے سچ کہا تیری بیوی تُجھ سے بائن ہو گئی ۔

موطا امام مالک،کتاب الطلاق 1121.....۔

جزء علي بن محمد الحميري میں اہل حدیث محدث زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نمبر 43 کی تخریج میں لکھتے ہیں: وصح بنحو المعنى عن ابن عباس وغيره من الصحابة رضي الله عنهم أجمين ، ولا يعرف لهم مخالف في ايقاع الثلاث جميعاً فهذا إجماع ، وليس في الكتاب السنة ما يعارضه .

ترجمہ : یہ (تین طلاق کے واقع ہونے میں) حضرت ابنِ عباس اوران کے علاوہ اور صحابہؓ سے صحیح سند سے ثابت ہے ،اور کیسی ایک نے بھی اس سلسلے میں ان سے مخالفت نہیں کی لہذا یہ اجماع ہے ،اور کتاب اور سنت میں اِس کی مخالفت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے ۔

جزء علي بن محمد الحميري ص-37.

اور امام ابوبکر ابن المنذر نیشاپوری نے اپنی کتاب الاجماع میں اکٹھی تین طلاق کے واقع ہونے پر امت کا اجماع لکھا ہے ۔

الاجماع , كتاب الطلاق ص-92 تا 93.

قرآن و سنت اور اجماع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اکٹھی تین طلاق اگر تین طلاق کی نیت سے دے تو واقع ہو جاتی ہے ۔

اوراس بات پر بھی امت کا اجماع ہے کہ طلاق سنت طریقے سے دی جائے اور اکٹھی تین طلاق دینے والا شخص گنہگار ہوگا ۔

اللہ ﷻ ہم سب کو ہدایت دے آمین ۔

جبری طلاق کا بیان

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞

ترجمہ : جو کفر کرے اللہ ﷻ کے ساتھ بعد اس پر ایمان لانے کے الا یہ کہ جس کو مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو بات اور ہے) لیکن جو کھول دے کفر کے لیے اپنا سینہ تو ان پر اللہ ﷻ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ۔

القرآن – سورة النحل آیت 106.

« اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ » اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جِس کو مجبور کر دیا جائے کلماتِ کفر پڑنے پر تو اُس سے اُس کا ایمان نہیں جاتا یعنی وہ اُس سے کافر نہیں ہوتا یہ تو پھر بھی طلاق ہے ، لیکن حنفی مقلدین اس جبری طلاق کے واقع ہونے پر ضعیف موضوع روایات تو لاتے ہی ہے لیکن ایک صحیح حدیث سے جبراً جبری طلاق کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب کہ اُس حدیث میں جبری طلاق کا ذکر ہی نہیں ہے ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرِّجْعَةُ .

ترجمہ : ''تین چیزیں حقیقت میں بھی حقیقت ہیں اور مزاح میں بھی حقیقت ہیں : نکاح ، طلاق اور رجوع ۔''

مشکوٰۃ المصابیح 3284....

اس میں دو حالتوں کا ذکر ہے ایک سنجیدگی اور دوسرا مذاق اِس میں آدمی کا اختیار ہوتا ہے لیکن مجبوری میں آدمی کا اختیار نہیں ہوتا، لہذا اس حدیث سے جبری طلاق ثابت ہی نہیں ہوتی بلکہ نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے جس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ جبراً کوئی چیز بھی واقع نہیں ہوتی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهِ صُدُورُهَا ، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ ، أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ»

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے ان کے دلوں میں آنے والے وسوسے معاف کر دیے ہیں، جب تک ان پر عمل نہ کریں، یا انہیں زبان سے ادا نہ کریں اور (وہ بھی معاف کر دیے ہیں) جن پر انہیں زبردستی مجبور کیا جائے۔''

ابنِ ماجہ 2045,2044,2043, مستدرک الحاکم 2801, سنن الکبریٰ للبیهقي 15094,.....۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ: ليس لمكره ولا لمضطهد طلاق .

ترجمہ: طلاق کے لیے مجبور کیے گئے اور زبردستی کیے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

مصنف ابن ابی شیبہ 18330,سنن الکبریٰ للبیهقي ج-9,ص-508، حدیث نمبر 15104,......

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر اصحابِ رسول ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جبری طلاق واقع نہیں ہوتی اِس پر صحابہؓ کا اجماع ہے۔

اس پر اور بھی بات ہو سکتی تھی جیسے کہ امام مالک کو اس جبری طلاق کے خلاف جانے پر وقت کے ظالم بادشاہ کی طرف سے امام مالک پر جو ظلم کیا گیا، اور اس میں آپ کے کندھے ٹوٹ گئے لیکن پھر بھی آپ حق پر قائم رہے، اللہ ﷻ امام مالک کو اور جو کوئی بھی حق کی بات کرے اُن سب کے درجات بلند کرے اور جنت میں نبی کریم ﷺ کا پڑوس نصیب فرمائے آمین۔

اللہ ﷻ ہم سب کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے والا بنائے امین۔

بِسْــــــــمِ اللّٰہِالرَّحْمَنِ االرَّحِیم

السَّلَامُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب کے ساتھ دیا گیا ہے - referenceمیں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے

1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.

2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.

3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.

4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .

5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.

6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.

7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.

8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.

9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَـــــــدَك کا مسئلہ.

10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.

11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.

12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.

اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا ۔ آپ اِس کتاب کو downloadکریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقہِ جاریہ کے مستحق shareکریں ، اور لوگوں سے بھی اِس کو ہوگئے ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :’’ جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے ۔‘‘ صحیح مسلم 4223 (1631) .

Download or read online link:

https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635

Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com